Fikr-o-Nasar (Islamabad) 3:4 (1965)

افکار

گداگری اور قرآن حکیم

للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضرباً فی
الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم
بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا وما تنفقون من خیر
فان اللہ بہ علیم ۔ (بقرہ ۲۷۳)

''اے مسلمانو ! (تم جو اللہ تعالی کی راہ میں صدقات و خیرات نکالتے ہو اس کو) ان حاجت مندوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دینا چاھئے جو اللہ تعالی کی راہ میں مقید ہو گئے ھیں ۔ زمین پر چل پھر کر (کما) نہیں سکتے (یعنی فکر معاش کے لئے وقت نہیں نکال سکتے) ناواقف آدمی ان کی خود داری کی وجہ سے ان کو خوشحال سمجھتا ھے ۔ تم ان کو ان کے چہرے بشرے سے پہچان سکتے ھو ۔ وہ لوگوں سے لپٹ لپٹ کر مانگا نہیں کرتے ۔ (سن رکھو اے مال دار مسلمانو !) تم جو کچھ بھی اللہ تعالی کی راہ میں مال (کی قسم) سے خرچ کرو گے ۔ اللہ تعالی کو اس کا علم ضرور رھے گا ۔ (اس لئے اس کے عوض اس دنیا میں برکت اور آخرت میں اجر و ثواب کی صورت میں وہ تمہیں ضرور دے گا ۔ کیونکہ اللہ تعالی (لا یضیع عمل عامل منکم) تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اللہ تعالی ضائع نہیں ہونے دے گا) ۔

یہ آیت ان خادمان دین و ملت سے متعلق ہے جو باوجود حاجت مندی کے کسی سے کچھ مانگنے کو ننگ سمجھتے ہیں اور اپنی خود داری کو دست طلب دراز کر کے مجروح کرنا گوارا نہیں کرتے۔ کبھی کسی سے کچھ مانگنے پر مجبور بھی ہو جاتے ہیں تو لپٹ لپٹ کر نہیں مانگتے۔ '' گداگری '' کہتے ہیں بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کر لینے کو۔ بھیک ہی کو ذریعہ رزق بنا لینے کو۔ عہد نبوی میں بلکہ زمانۂ جاہلیت میں بھی عرب میں پیشہ‌ور بھیک مانگنے والے نہ تھے۔ بھیک مانگنے و اہل عرب باعث ننگ سمجھتے تھے۔ فقراء و مساکین عرب میں بھی ضرور تھے۔ اور وہ اپنی حاجت مندی سے جب مجبور ہو جاتے تھے تو مالداروں کے پاس جاکر سوال ضرور کرتے تھے۔ ان میں لپٹ لپٹ کر بھی مانگنے والے تھے۔ جس کے پاس جاتے تھے کبھی اس سے جھڑکیاں بھی سنتے تھے۔ پھر بھی کچھ لئے بغیر ٹلتے نہ تھے۔ مگر جب بقدر ضرورت ان کو کسی ایک سے بھی مل گیا تو اس پر قناعت کر کے اپنے گھر چلے جاتے تھے۔ وہ بھیک مانگ مانگ کر مال جمع نہیں کرتے تھے اور بھیک کو پیشہ بنا کر روزانہ صبح سے شام تک در بدر گھوما نہیں کرتے تھے۔ غرض پیشہ ور گداگر عرب میں نہ تھے۔ اس لئے گداگری کے متعلق کوئی مستقل آیت صراحةً قرآن مجید میں نہیں اتری۔ مگر قرآن مجید ایک کامل و مکمل کتاب ہے۔ حکمت و مکارم اخلاق اور اصلاح و تزکیہ نفس کی تعلیم قرآن حکیم سے بڑھ کر کہاں مل سکتی ہے۔ مکارم اخلاق دین کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اصلاح وتزکیہ نفس دین کا اصل مقصد ہے۔ اور گداگری ایک نہایت مکروہ اور ذلیل پیشہ ہے جو عزت نفس کو تباہ کر دینے والا اور خود داری و تعفف کا قائل ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ قرآن مجید اس کے متعلق بالکل خموش رہے۔ اور کوئی ہدایت نہ فرمائے۔ صراحةً نہیں تو کنایةً ہی سہی۔ مستقلاً نہیں تو ضمناً ہی سہی۔ چنانچہ قرآن مجید نے گداگری کی ضد کو بیان فرما کر اس کے ضمن میں گداگری اور اس کے متعلق حکم کو بھی بیان فرمایا۔

مذکورہ صدر آیت کریمہ میں خیرات و صدقات پانے کے وجوہ استحقاق کو بیان فرما کر یہ بتا دیا کہ صدقات کے مستحق کس قسم کے لوگ ہو سکتے

ھیں - فرمایا ''لا یستطیعون ضرباً فی الارض'' جو لوگ روئے زمین پر چل پھر کر سامان معاش حاصل نہیں کر سکتے - انسان سامان معاش حاصل کرتا ھے - تجارت ' زراعت ' ملازمت ، صنعت و حرفت اور مزدوری وغیرہ کے ذریعے - اور سارے ذرائع معاش محنت اور وقت چاھتے ھیں - بغیر محنت کے اور بغیر اپنا کافی وقت صرف کئے انسان رزق حاصل نہیں کر سکتا - مگر جو محنت کرنے سے معذور ھو یا وقت نہ صرف کر سکتا ھو ' اس کے لئے تین ھی صورتیں ھیں - یا تو کسی دوسرے کے سہارے زندگی بسر کرے - چاھے وہ اس کا کوئی عزیز خاص ھو چاھے کوئی غیر ھو - یا وہ کسی سے مانگ کر اپنی معاشی ضرورت پوری کرے - یا کوئی دوسرا اس کی حاجتمندی سے آگاہ ھو کر اس کی مالی امداد کرتا رھے - مگر یہ تینوں صورتیں معذوروں اور مجبوروں ھی کے لئے ھیں - جو معذور و مجبور نہ ھو اس کے لئے ان تین صورتوں میں سے کوئی صررت بھی مناسب نہیں -

مگر معذوری و مجبوری بھی تین طرح کی ھوتی ھے - ایک واقعی و حقیقی جیسے نابینائی ' ضعیفی و پیری ' بیماری یا نقص اعضا جیسے لوتھ ھونا ' لونجھ ھونا ' لنگڑا ھونا ' لولا ھونا وغیرہ - دوسری غیر حقیقی - اس کی دو قسمیں ھیں - عارضی جیسے بے روزگاری' ملازمت کا نہ ملنا ' مزدوری کا نہ ملنا ' تجارت کے لئے سرمایہ کا نہ ھونا ' کاشتکار کے کھیت کا کسی وجہ سے خراب ھو جانا یا خشک سالی وغیرہ - دوسری قسم خود ساختہ معذوری ھے - یعنی ایک انسان کے پاس وقت بھی ھے - وہ محنت بھی کر سکتا ھے اور وہ ذرائع رزق بہم پہونچا سکتا ھے مگر وہ اپنے کو کسی ایسے کام میں مصروف رکھتا ھے ' جس سے اس کو معاشی فائدہ حاصل ھونے کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی اور وہ اپنے اس انہماک کی وجہ سے فکر معاش کے لئے وقت نہیں نکال سکتا - تو اس کی یہ خود ساختہ اور خود اختیار کردہ معذوری ھے - پہلی قسم کی معذوری یعنی عارضی معذوری والا بھی جب تک اس کی معذوری باقی ھے ضرور امداد و اعانت کا مستحق ھے - اور اگر اپنی حاجت مندی سے مجبور ھو جائے تو کسی سے سوال کر سکتا ھے - مگر اپنی حاجت اور ضرورت بھر مل جانے کے بعد فاضل کے لئے سوال اس کے لئے مکروہ تحریمی ھے -

دوسری معذوری یعنی خود ساختہ معذوری جو کسی نے خود اختیار کر لی - کسی ایسے مشغلے میں مصروف و منہمک ہوا جو اس کے لئے فکر معاش سے مانع ہے، اس کا حکم اس مشغلے کی مناسبت سے ہوگا - اگر وہ کوئی دنیاوی مگر مفید مشغلہ ہے، جس کا فائدہ قوم و ملک کو حاصل ہو سکتا ہے - مثلاً کسی طبی تحقیقات یا سائنسی ایجاد کے متعلق غور و خوض اور تجربوں میں وہ دن رات مصروف رہتا ہے - تو اگر کسی ایسی مصروفیت والے کی مصروفیت امید افزا ہے اور اس کے متعلق کامیابی کی توقع کی جاسکتی ہے تو اس کی ضروریات معاش کا پورا کرنا حکومت یا قومی سرمایہ داروں کا فرض ضرور ہے اور وہ لوگوں سے سوال کر سکتا ہے - ایسے لوگوں کی مدد عموماً لوگ کرتے ہیں اور حکومت بھی کرتی ہے - لیکن محض دنیاوی مفاد سے متعلق جس کام کو انسان اپنی عقل و بصیرت سے خود کر سکتا ہے، اس کے متعلق احکام نافذ کرنا قرآن مجید کے فرائض میں داخل نہیں ہے - اس لئے اس کے بارے میں قرآن مجید میں کوئی خاص آیت نہیں اتری - اور اگر وہ یہ قومی و ملکی خدمت بھی اللہ تعالی کے لئے کر رہا ہے تو یہ دینی خدمت ہے اور مذکورہ آیت میں داخل ہے - اور اگر ان کا وہ مشغلہ محض وہمی نفع کی امید پر جاری جس طرح مہوسین کیمیا بنانے کی دھن میں اپنے پیسے اور اپنا وقت برباد کرتے رہتے ہیں اور نفع موہوم کی امید میں اپنی پوری عمر گذار دیتے ہیں تو یہ از قسم جنون ہے - دیوانوں کے کاموں میں مدد کرنا خود ایک دیوانگی ہے - وہ اگر بھوکے ننگے ہوں اور اس کے لئے سوال کریں تو خیر ورنہ اپنے مشغلہ مہوسی کو جاری رکھنے کے لئے سوال کریں تو ان کا یہ سوال بھی ناجائز اور اس سوال کا پورا کرنا بھی صحیح نہیں- ان کو مناسب عنوان سے سمجھا کر اس جنونی مشغلے سے توبہ کرنے پر آمادہ کرنا چاہیئے -

لیکن اگر کسی نے اپنے کو دینی تبلیغ و ہدایت اور تصنیف و تالیف کے لئے وقف کر دیا ہے اس لئے اس کو فکر معاش کا وقت نہیں ملتا تو ایسے لوگ جو محض اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے ایسی مصروفیت رکھتے ہیں، وہ خود دار بھی بہت ہوتے ہیں اور اپنے دینی وقار کے نازک شیشے کو ہر ٹھوکر سے بچانے کا خیال بھی رکھتے ہیں اس لئے معاشی تکلیفیں برداشت کرتے

ہیں مگر کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتے ۔ اگر بہت مجبور ہو جاتے ہیں تو کسی مخلص صاحب استطاعت کے سامنے بہت دبی زبان سے اپنی ضرورت پیش کر دیتے ہیں۔ نہ وہ ہر کس و ناکس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں ، نہ اپنی محتاجی کا دکھڑا روتے ہیں ، نہ لپٹ لپٹ کر کسی سے مانگتے ہیں اور ناواقف لوگ ان کے رکھ رکھاؤ اور خود دارانہ انداز بود و باش کو دیکھ کر ان کو خوشحال اور فکر معاش کی طرف سے مطمئن سمجھتے ہیں ۔ اس لئے ایسے لوگوں کی امداد کی طرف صاحب استطاعت مسلمانوں کو متوجہ کر دینا ضروری تھا چنانچہ قرآن مجید میں ایسے ہی خادمان دین کی امداد کی طرف خصوصیت کے ساتھ متوجہ فرمایا گیا کہ صدقات و خیرات کے مستحق تو فقراء و مساکین عام طور سے ضرور ہیں مگر ایسے فقراء جن کو فقیری سے سابقہ صرف دینی خدمات میں انہماک کی وجہ سے پڑا ہے ، وہ خصوصیت کے ساتھ اس مال کے مستحق ہیں جو اللہ تعالی کی راہ میں نکالا جائے ۔ وہ اللہ تعالی کے دین کے خدمت گذار ہیں اللہ تعالی کے مال سے ان کو ان کی خدمت کا معاوضہ دیا جائے ۔ زکوۃ کے آٹھ مصارف میں جو ایک مصرف فی سبیل اللہ کا ہے اسی میں ایسے خادمان دین بھی اگر اہل حاجت ہوں کوئی صورت معاش نہ رکھتے ہوں وہ داخل سمجھے جائیں گے ۔ اور مستحقین میں جو فقراء کا ذکر فرمایا گیا ہے ، ان فقراء میں ایسے خادمان دین فقراء کو عام فقراء پر آیت مذکورۃ الصدر کے منشاء کے مطابق ضرور ترجیح دی جائے گی ۔

لیکن گداگری کا پیشہ اختیار کرنے والوں کا حق زکوۃ میں نہیں ہے ۔ بقول حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ ” بیت المال لقمہ مساکین است نہ طعمہ اخوان الشیاطین “ ۔ اسلامی بیت المال جہاں صدقہ و خیرات کی رقم جمع ہوتی ہے ، اس سے فقراء و مساکین کے رزق کا سامان کیا جاسکتا ہے مگر شیاطین کے بھائیوں کے مزے اڑانے کا سامان نہیں کیا جاسکتا ۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ ان پیشہ ور گداگروں کو کوئی کچھ نہ دے یا حکومت قانوناً گداگری کو جرم قرار دے دے اور ان گداگروں کے لئے کوئی انتظام نہ کیا جائے۔ ان گداگروں میں جو جسمانی اعتبار سے معذور ہیں

مثلاً اندھے ھیں یا لولے لنگڑے ھیں - اوتھ ھیں ' ان کے لئے دارالمعذورین بنایا جائے جہاں وہ جو کام کر سکیں اور ان کو فکر معاش سے سبکدوش کر دیا جائے - اور جو ھٹے کٹے ھیں ' مزدوری کر سکتے ھیں - ان کو مزدوری میں لگایا جائے - غرض جب تک کوئی متبادل صورت رزق ان گداگروں کے لئے لہ پیدا کر دی جائے اس وقت تک ان سے بالکل سب لوگوں کا ھاتھ روک لینا یا حکومت کی طرف سے گداگری کو جرم قرار دیدینا کسی طرح بھی مناسب نہیں - پہلے ان کے لئے کوئی صورت معاش پیدا کر دی جائے - اس کے بعد گداگری کو جرم قرار دیا جائے - کہ انصاف اور انسانی ہمدردی کا مقتضا یہی ہے -

علامہ تمنا عمادی

ادارۂ تحقیقات اسلامی

کی

تازہ مطبوعات

اجماع اور باب اجتہاد		قیمت : ۲ روپے
قرآن کا نظریۂ تاریخ	(انگریزی)	قیمت : ۸ روپے
اسلامی منہاج کی تاریخ	(انگریزی)	قیمت : ۸ روپے
الرسائل القشیریہ		قیمت : ۱۰ روپے